عربی کا مشہور مصرع ہے "عند الشدائد تذھب الاحقاد" سختیوں کے وقت آپس کے کینے جاتے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانانِ عالم پر یہ مصرع صادق نہیں آتا۔ یہاں یہ عالم ہے کہ شدائد روز بروز زیادہ سے زیادہ ہوتے جارہے ہیں لیکن اس کے باوجود نیشنلزم اور ملکی عصبیت نے مسلمانوں میں جو تفریق پیدا کردی ہے وہ ایک ملک کے مسلمانوں کو دوسرے ملک کے مسلمانوں کے دردو غم اور رنج والم میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دیتی۔ فلسطین کے مسلمان عرب آج زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار ہیں اور ان کا مستقبل بڑے خطرہ کی حالت میں ہے لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ ٹرکی، ایران افغانستان کی مسلمان حکومتیں کس طرح مہر بلب بیٹھی ہوئی ہیں کہ گویا فلسطین کا مسئلہ مسلمانوں کا نہیں بلکہ محض ایک قوم یعنی عربوں کا مسئلہ ہے جس سے بربنائے اختلافِ قومیت انھیں کوئی دلچسپی نہیں۔

تاہم اس سلسلہ میں یہ خوشی کی بات ہے کہ جہاں تک عربوں کا تعلق ہے فلسطین کے معاملہ میں وہ سب ایک ہوگئے ہیں اور اس بات کا عزم بالجزم کرچکے ہیں کہ اپنے قومی حقوق کی حفاظت کے لئے ہر ممکن اقدام کرنے سے دریغ نہیں کریں گے چنانچہ قاہرہ ۳۰ مئی کی اطلاع ہے کہ قاہرہ سے تیس میل کی مسافت پر مشرقِ وسطیٰ کی سات عرب حکومتوں کے نمائندوں نے ایک خفیہ اجلاس منعقد کیا اور اس میں یہ طے کیا کہ "فلسطین ایک عرب ملک ہے اور تمام عربی ممالک کو اس کی یہ حیثیت قائم اور محفوظ رکھنے کے لئے سرگرم جدوجہد کرنی چاہئے"۔ اس اجلاس کے خاتمہ پر مصر کے شاہ فاروق نے جو اعلان کیا ہے اُسے پڑھ کر ہر مسلمان مسرور ہوگا۔ اس اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس کانفرنس کا ابتدائی مقصد یہ تھا کہ ہم سب آپس میں مل جل کر ایک دوسرے کو جانیں پہچانیں اور دنیا کو صاف صاف یہ بتادیں کہ ہم میں یا ہمارے ملکوں میں انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور ہم سب عرب بالکل ایک ہیں"۔

خدا کرے عرب حکومتوں کا یہ اتحاد عرب قومیت پر نہیں بلکہ اسلامی اخوت و برادری کے رشتہ پر مبنی ہو اگر واقعی ایسا ہے اور یہ اتحاد محض لفظی نہیں بلکہ اتحاد حقیقی ہے تو اس کو مسلمانوں کے لئے طلوعِ سحر کا پیغام سمجھنا چاہیے۔